135098 - اگر کسی نے بیوی کو طلاق دی پھر اس نے کسی دوسرے شخص سے شادی کر لی تو کیا وہ پہلے کے پاس تین طلاق کے بعد واپس آئیگی

سوال

ايك شخص نے بيوى كو ايك طلاق دے دى اور عدت گزرنے كے بعد اس نے دوسرے شخص سے شادى كر لى اور كچھ عرصہ اس كے ساتھ رہى پھر اس نے اس عورت كو طلاق دے دى اب پہلے خاوند نے اسے اپنى عصمت ميں واپس لانا چاہا... تو كيا اس كے ليے تين طلاق نئے سرے سے باقى ہونگى يا كہ دو طلاق باقى ہونگى كيونكہ اس نے پہلے ايك طلاق دے دى تھى ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب كسى شخص نے بيوى كو ايك يا دو طلاقيں ديں اور اس كى عدت گزر گئى اور اس عورت سے كسى دوسرے شخص نے شادى كر لى اور پھر اسے طلاق دے دى اور پھر پہلے خاوند نے اس عورت سے شادى كر لى تو اس كے ليے اتنى ہى طلاق ہونگى جو باقى رہتى ہيں، اگر تو اس نے اسے ايك طلاق دے دى تھى تو اس كے ليے دو طلاقيں باقى ہيں، اور اگر اس نےدو طلاقيں دى تھيں تو پھر ايك طلاق باقى رہےگى.

زاد المستقنع ميں ہے:

" اور جس نے اس سے كم طلاق دى جس كا وہ مالك تھا اور پھر اس سے رجوع كر ليا، يا پھر شادى كر لى تو وہ باقى مانندہ طلاق سے زيادہ كا مالك نہيں رہيگا، اس عورت سے دوسرے خاوند نےوطئ كى ہو يا نہ كى ہو " انتہى

قولہ: جس كا وہ مالك ہے اس سے كم "

يعنى تين طلاق سے كم طلاقيں، اس ليے اگر اس نے اسے تين طلاقيں دے ديں اور پھر اس عورت نے كسى دوسرے خاوند سے شادى كر لى تو وہ خاوند فوت ہو گيا، يا پھر اس نے اسے طلاق دے دى اور اس سے پہلے خاوند نے شادى كر لى تو باجماع علماء اس كى تين طلاقيں واپس آ جائيں گى.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت:

بیوی کو طلاق دے دی اور پھر بیوی سے رجوع کر لیا، تو اس صورت میں اس کے لیے وہی طلاق ہونگی جو باقی بچی ہیں.

دوسری صورت:

بیوی کو طلاق دے دی اور اس کی عدت گزر گئی پھر اس سے نیا نکاح کر لیا، تو اس صورت میں اتنی طلاق کا مالك ہو گا جو باقی بچی ہیں.

تیسری صورت:

بیوی کو طلاق دے دی پھر اس کی عدت گزر گئی، پھر اس نے کسی اور شخص سے شادی کر لی پھر دوسرے خاوند نے بھی اسے اپنے سے علیحدہ کر دیا اور پھر پہلے خاوند نے اس سے نکاح کر لیا تو اس صورت میں خاوند کو اتنی طلاق کا ہی حق حاصل ہے جو باقی بچی ہیں.

اور مؤلف کے قول: " دون ما يملك " يعنی جس کا مالك ہے اس سے کم کا مفہوم یہ ہے کہ:

اگر اس نے اتنی طلاق دے دیں جن کا وہ مالك تھا یعنی آزاد کے لیے تین طلاق اور غلام کے لیے دو طلاق تو وہ عورت اس کے لیے اس وقت تك حلال نہیں ہوگی جب تك وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے، اور جب وہ اس سے دوسرے خاوند کے بعد دوبارہ شادی کرے تو پھر طلاق نئے سرے سے ہونگی اور اسے تین طلاق دینے کا حق حاصل ہوگا.

گویا کہ اس نے اس عورت سے اب شادی کی ہے؛ یہ اس لیے کہ اس مسئلہ میں دوسرے خاوند کا اس عورت سے نکاح کرنے میں تاثیر ہے، اور وہ یہ کہ اس نے پہلے خاوند کے لیے اسے حلال کر دیا ہے، اور اگر یہ نکاح نہ ہوتا تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوتی، اس لیے جب اسے تاثیر حاصل ہوئی اور جب پہلے خاوند نے اپنا حق پورا کر لیا تھا تو پھر نئے سرے سے طلاق واپس آ جائیگی.

اور یہ نہیں کہا جائیگا کہ: جب اس کی طرف واپس چلی گئی تو اسے صرف ایك طلاق دینے کا حق حاصل ہے پھر وہ بائن ہو جائیگی؛ کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں: دوسرے خاوند نے پہلے کے لیے جو کچھ تھا اسے گرا دیا ہے، اسی لیے اس کے لیے مباح ہوئی ہے، حالانکہ یہ اس کے لیے حلال نہ تھی.

اور بعض اہل علم کہتے ہيں کہ: پہلے مسئلہ ميں جب عورت نے شادى كى تو دوسرا خاوند طلاق كو ختم كرديگا، حتى كہ اگر تين طلاق سے بھى كم ہو، ليكن صحيح وہى ہے جو مؤلف كا كہنا ہے؛ كيونكہ اگر پہلے خاوند نے تين طلاق نہيں دى تو دوسرے خاوند كا نكاح اثرانداز نہيں؛ كيونكہ وہ عورت تو پہلے خاوند كےليے حلال تھى چاہے وہ شادى كرتى يا نہ كرتى " انتہى

ديكھيں: الشرح الممتع (13 / 196).

اور يہ قول كہ: وہ عورت پہلے خاوند كے عقد ميں انہى طلاق ميں واپس جائيگى جو طلاق باقى بچى ہے اس قول كو ابن قدامہ نے اكابر صحابہ كرام عمر اور ابي اور معاذ اور عمران بن حصين اور ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہم كى طرف منسوب كيا ہے، اور زيد اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے بھى مروى ہے، اور سعيد بن مسيب اور عبيدہ اور حسن اور مالك اور ثورى اور ابن ابى ليلى اور شافعى اور اسحاق اور ابو عبيدہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر كا بھى يہى قول ہے.

اور دوسرى قول ابن عمر اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہم اور عطاء اور نخعى اور شريح اور ابو حنيفہ اور ابو يوسف كا قول ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى (7 / 389).

واللہ اعلم .